افریقہ میں مذہبی بقائے باہمی —— پوپ جان پال دوم کے خیالات

۱۴ ستمبر ۱۹۹۵ء کو پوپ جان پال دوم نے افریقہ کے اپنے گیارہویں دورے کا آغاز کیمرون سے کیا۔ یہاں پہنچنے کے دوسرے روز اُن کی طرف سے ۱۵۰ صفحوں پر محیط "نصیحت" (Apostalic Exhortation) جاری کی گئی جس میں اکیسویں صدی میں کلیسیا کے کردار پر گفتگو کی گئی ہے۔ یہ "نصیحت" افریقہ میں چرچ کے مستقبل کے بارے میں ۱۹۹۴ء میں ویٹی کن میں منعقدہ سنڈ کے غور و فکر پر پوپ کے خیالات کا خلاصہ ہے۔ یہ سنڈ ہر لحاظ سے چرچ کی تاریخ میں اپنی نظیر آپ تھی۔ "نصیحت" میں مسلمانوں، مسیحیوں اور افریقہ کے روایتی مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان اعتماد اور امن کی ترویج کے لیے باہمی مکالے کی تلقین کی گئی ہے۔ پوپ نے "نصیحت" میں لکھا ہے۔ "نو آبادیاتی طاقتوں نے افریقہ میں جو حد بندیاں کی ہیں، اُن کے اندر مختلف روایتوں، زبانوں اور مذہبوں کے درمیان بقائے باہمی کو ایک دوسرے کے خلاف عداوت سے پیدا ہونے والی مشکلات کا سامنا ہے۔"

کیتھولک چرچ، اسلام، مختلف پروٹسٹنٹ گروہ، مسیحیت سے تقویت حاصل کرنے والے ان گنت فرقے اور افریقہ کے روایتی مذاہب افریقہ کی پُرہجوم روحانی مارکیٹ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مذکورہ بالا سنڈ کے انعقاد سے پہلے ویٹی کن کی جانب سے غور و فکر کے لیے جاری کردہ ایک دستاویز (Working Document) میں کہا گیا تھا کہ اسلام افریقہ میں آگے بڑھتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ بعض ملک اسلامی حکومت اور شریعت کا انتخاب کر رہے ہیں۔ دستاویز میں مسلمانوں اور مسیحیوں کو انتباہ کیا گیا ہے کہ وہ "ٹکراؤ کی خطرناک راہ" پر نہ پڑیں۔ پوپ نے کہا ہے کہ چرچ کو اُن لوگوں کے ساتھ مکالمہ میں شریک ہونا چاہیے جو اُن کے بقول "بھلائی چاہنے والے مسلمان" ہیں، نیز خدا چاہتا ہے کہ ایمان رکھنے والے ہر انسان کی مذہبی روایات اور اقدار کا احترام کیا جائے۔

پوپ کے الفاظ ہیں کہ "خداوند ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ اُس کے نام پر ایک شخص دوسرے لوگوں کو مار ڈالے، بلکہ وہ چاہتا ہے کہ ایمان رکھنے والے امن و انصاف بھری زندگی کے لیے مل جُل کر کام کریں۔" اس پس منظر میں "اس بات کا خصوصی خیال رکھا جائے گا کہ مسلم ۔ مسیحی مکالمہ دونوں طرف کی مذہبی آزادی کا احترام کرے اور اس آزادی کے ساتھ ہر اُس بات کا، جو اس سے متعلق ہے۔"

پوپ جان پال دوم افریقہ کے سات دن کے حالیہ دورے میں کیمرون سے جنوبی افریقہ اور کینیا

گئے۔ واضح رہے کہ ۱۹۷۸ء میں پاپائیت کے منصب پر فائز ہونے کے بعد جنوبی افریقہ میں اُن کا یہ پہلا دورہ ہے۔ اُنھوں نے جنوبی افریقہ کی نسل پرست پالیسیوں کے باعث وہاں جانا قبول نہ کیا تھا، البتہ ۱۹۸۸ء میں جب وہ لیسوتھو گئے تھے تو اُن کے جہاز کو موسم کی خرابی کے تحت جنوبی افریقہ میں اترنا پڑا تھا، جہاں سے وہ منزلِ مقصود کے لیے روانہ ہو گئے تھے۔

زمبیا: مسیحی بنیاد پرستی کا خوف

اقتدار سنبھالنے کے دو ماہ بعد صدر فریڈرک چِلوبا نے زمبیا کو "ایک مسیحی ملک" قرار دے دیا۔ اِس پر "آل افریقہ پریس سروس" کی رپورٹ کے مطابق متعدد رہنماؤں نے اپنی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "بنیاد پرست" دوسرے مذاہب کا اثر و رسوخ کم کرنے میں مصروف ہیں۔

یونائیٹڈ چرچ آف زمبیا کے ریورنڈ ولیری اوگ ڈین نے کہا ہے کہ زمبیا "ایک بنیاد پرست مسیحی ملک بنتا جا رہا ہے۔" اُنھوں نے دستور کے محافظوں سے اپیل کی ہے کہ "وہ اِس صورتِ حال کا نوٹس لیں کیوں کہ زمبیا کا دستور مسیحی بنیاد پرستی کی ترویج و اشاعت کے حق میں نہیں۔"

جمہور سے تعلق رکھنے والے مسیحی چرچوں نے ابتداء میں فریڈرک چِلوبا کے اعلان کی مخالفت کی۔ اُنھوں نے حکومت کو اس لیے تنقید کا نشانہ بنایا کہ اُنھیں اُس تاریخی اور قومی اہمیت کی حامل تقریب میں مدعو نہیں کیا گیا تھا، جِس میں صدر مملکت نے زمبیا کو مسیحی ملک قرار دیا تھا، لیکن اب یہ چرچ "اعلان" کی تائید کر رہے ہیں۔ تائید کے باوجود قومی سیاسی معاملات میں مسیحی بنیاد پرستوں کے کردار سے وہ خوف زدہ بھی ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ جمہور سے تعلق رکھنے والے چرچوں کا اثر و رسوخ بالکل محدود ہو کر رہ جائے۔

"افریقہ پریس سروس" کے خبر نامے کی رُو سے صدر فریڈرک چِلوبا نے جِن مسیحی بنیاد پرستوں کو موثر حکومتی عہدوں پر فائز کیا، اُن میں ریورنڈ سٹان کرسٹافر اور اُن کے نائب ریورنڈ ڈین پول تھے۔

اوّل الذکر "اطلاعات و نشریات" کے وزیر تھے، اگرچہ اُنھیں "زمبیا کے اصل باسیوں کے خلاف مبیّنہ طور پر نسل پرستی پر مبنی اظہارِ خیال کرنے پر عہدے سے الگ کیا جا چکا ہے۔" جب وہ اپنے عہدے پر فائز تھے تو اُنھوں نے کہا تھا کہ "اطلاعات و نشریات" کے وزیر کی حیثیت سے "وہ زمبیا میں ترویجِ مسیحیت کے لیے ملک کے ریڈیو اور ٹیلی وژن کو استعمال کریں گے۔" اُنھوں نے قومی ٹیلی وژن پر مسیحی پروگراموں میں اضافہ کیا اور قومی ریڈیو سے نشر ہونے والے اسلامی پروگراموں پر پابندی عائد کر دی تھی۔" جب اُنھوں نے کچھ دوسرے پروگراموں پر پابندی لگائی، جو اُن کے خیال میں فروغِ مسیحیت کے لیے موزوں نہ تھے، تو زمبیا کے نائب صدر لیوی موانا واسا کی مداخلت پر اُن پروگراموں کے ساتھ